فون نمبر ۴۰
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۳۵
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم چہارشنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۴/۱۹ | ۱۵ تبوک ۱۳۴۴ ہش ۱۷ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا غیر مطبوعہ کلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ ایک غیر مطبوعہ دعائیہ نظم ہے۔ یہ نظم جن دعاؤں پر مشتمل ہے وہ وطن عزیز پاکستان کے موجودہ ہنگامی حالات پر بعینہٖ صادق آتی ہیں۔ چنانچہ تحریک دعا کی غرض سے یہ نظم اب ذیل میں ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہے۔ یہ نظم ہمیں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ نے ارسال فرمائی ہے۔ (ادارہ)

بلا کی آگ برستی ہے آسماں سے آج
ہیں تیر چھوٹ رہے تقدیر کی کماں سے آج

اُٹھ اور اُٹھ کے دکھا زورِ حبّ ملّت کا
یہ التجا ہے مری پیر اور جواں سے آج

وہ چاہتا ہے کہ ظاہر کرے زمانہ پر
ہمارے دل کے ارادے اِس امتحاں سے آج

جو دل کو چھید دے جا کر عدوِ مسلم کے
وہ تیر نکلے الٰہی مری کماں سے آج

خدا ہماری مدد پر ہے جو کہ ہیں مظلوم
مٹائیگا وہ عدو کو مرے جہاں سے آج

جلا کے چھوڑینگے اعدائے کینہ پرور کو
نکل رہے ہیں جو شعلے دلِ تپاں سے آج

ہزار سال مسلماں نے تجھ کو پالا ہے
یہ غیظ تجھ میں اُبھر آیا ہے کہاں سے آج

جو قلبِ مومنِ صادق سے اُٹھ رہی ہے دعا
اُتر رہے ہیں فرشتے بھی کہکشاں سے آج

ہمارے نیک ارادوں پہ اس قدر شبہات
خدا ضرور ہی نپٹے گا بدگماں سے آج

عدو یہ چاہتا ہے ہم کو لامکاں کر دے
ہمیں بھی آ گئی امداد لامکاں سے آج

فرشتے بھر رہے ہیں اس کو اپنے دامن میں
نکل رہی ہے دعا جو مری زباں سے آج

پڑے گی روح نئی جسمِ زارِ مسلم میں
وہ کام ہوگا مرے جسمِ نیم جاں سے آج

دعائیں شعلۂ جوّالہ بن کے اُتریں گی
جلا کے رکھ دینگے اعداء کو ہم فغاں سے آج

جیوشِ ابرہہ کو تہس نہس کر دے گی
اُڑے گی فوج طیور اپنے آشیاں سے آج

شہید ہوں گے جو اسلام کی حفاظت میں
ملاقی ہوں گے وہی اپنے دلستاں سے آج

انہیں کے نام سے زندہ رہے گا نامِ وطن
گھروں سے نکلیں گے جو ہاتھ دھو کے جاں سے آج

ہمیں وہ دامنِ رحمت سے ڈھانپ لیں گے ضرور
بھریں گے گھر کو ہمارے وہ ارمغاں سے آج

مشامِ جاں کو معطر کرے گا جو خوشبو
مہک اٹھی ہے وہی میرے بوستاں سے آج

ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت ربوہ سے شائع کیا

تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور دعاؤں سے اس کی مدد چاہو

کامل توکّل اور دعاؤں کے ذریعہ ہی تمہیں فتح حاصل ہوگی

قرآن پاک کی آیات کی پُر معارف تفسیر فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سورۃ بقرہ کی آیات

يا ايها الذين امنوا استعينوا بالصبر والصلوٰة ط ان الله مع الصابرين ه ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون (البقرہ آیت ۶۹،۶۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

صبر اور صلوٰۃ کا تعلق تکلیفوں کے وقت سے ہی ہوتا ہے۔ پہلے یہود کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ کہ صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد مانگو (البقرہ آیت ۴۶) اب فتح مکہ کے موقعہ پر فرماتا ہے کہ جنگ میں تمہیں تکلیفیں تو بے شک ہونگی اور تمہارے

اقرباء بھی شہید ہوں گے

لیکن اس تکلیف پر بزدلی نہ دکھانا بلکہ استقلال سے قربانیاں کرتے چلے جانا اور تکالیف کے موقعہ پر اپنے خدا سے صبر اور دعا کے ذریعہ سے مدد مانگنا۔

اس آیت میں عظیم الشان مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان کے لئے کسی تکلیف پر رونا یا اس کے دل میں درد کا احساس پیدا ہونا منع نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم کو

کئی قسم کی مشکلات

کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور تم ان کو محسوس بھی کرو گے۔ لیکن میں تمہیں اس درد کا علاج یہ بتاتا ہوں کہ صبر اور دعا کو کام میں لاؤ۔ یہ نہیں فرمایا کہ قطعی طور پر کسی تکلیف کو محسوس ہی نہ کرو۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک نواسہ فوت ہونے لگا۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ بھی روتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرا دل سخت نہیں بنایا غرض

درد کا احساس

منع نہیں۔ ہاں ہمت ہار کر کام چھوڑ دینا اور جزع فزع کرنا منع ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ تکالیف تو ہونگی اور تلوار تو چلے گی اور تمہاری گردنیں بھی کٹیں گی لیکن ان پر صبر سے کام لینا اور استقلال سے اپنے کام میں لگے رہنا۔ ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ تمہیں غم کا احساس نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ ایک طبعی جذبہ ہے جو روکا نہیں جا سکتا۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ ان قربانیوں میں استقلال سے حصہ لو اور اپنے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دو۔ مگر پھر فرمایا کہ یہ تو دنیوی تدابیر ہیں۔ تمہارا اصل کام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو اور دعاؤں سے اس کی مدد چاہو۔ جب تک تم خدا تعالیٰ پر کامل توکل نہیں کرو گے اور اس سے دعائیں کرنا اپنا معمول نہیں بناؤ گے اس وقت تک تمہیں فتح حاصل نہیں ہوگی۔

دیکھو ایک نادان اور کم عقل بچہ بھی جب اسے کوئی ڈراتا ہے تو فوراً اپنی ماں کے پاس بھاگ جاتا ہے۔ اور ماں خواہ کتنی ہی کمزور ہو وہ اسکے پاس جا کر اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتا ہے۔ اسی طرح ایک مومن پر بھی جب کوئی شخص حملہ کرتا ہے تو اس کی پناہ صرف خدا تعالیٰ کا ہی وجود ہوتا ہے۔ اسی لئے

صلوٰۃ کا تعلق

روحانی ہونے کے لحاظ سے خدا تعالیٰ سے ہے۔ اور صبر کا تعلق جسمانی ہونے کے لحاظ سے انسانی تدابیر سے ہے۔ صبر میں جبری طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور صلوٰۃ میں عشقیہ طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے

مشکلات اور مصائب

ہم خود پیدا نہیں کرتے بلکہ دشمن مشکلات اور مصائب لاتا ہے۔ اور ہم انہیں برداشت کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑتے لیکن نماز اور دعا طوعی عبادت ہے۔ نماز ہمیں کوئی جبری نہیں پڑھاتا بلکہ ہم خود پڑھتے ہیں۔ پس صبر میں ہم جبری طور پر خدا تعالیٰ کی محبت کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور صلوٰۃ میں طوعی طور پر اس کا اظہار کرتے ہیں اور جب یہ دونوں چیزیں مل جاتی ہیں تو محبت کامل ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا فیضان جاری ہو جاتا ہے۔

صبر کے جو معنے اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے لحاظ سے

اس آیت کا مطلب یہ ہے

کہ (۱) اے مومنو! جب تم پر خدا تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات آئیں تو تم گھبرایا نہ کرو۔ اور نہ ان پر شکوہ کا اظہار کیا کرو۔

(۲) اے مومنو جو باتیں خدا کے قرب میں روک ہیں تم ان سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہا کرو۔

(۳) اے مومنو! جب تم کو وہ احکام دیئے جائیں جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ تو تم ان پر عمل کرنے میں سستی نہ دکھایا کرو۔ بلکہ استقلال سے ان پر عمل کیا کرو

یہ تین باتیں

روحانی مدارج کے حصول کے لئے

صبر کے ہیں۔ تم ان کو مد نظر رکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو جو کام تمہارے سامنے ہیں ان کے پورا کرنے میں تمہیں کامیابی ہوگی۔ اور تمہارا مقصد تمہیں حاصل ہو جائے گا۔ اسی طرح صلوٰۃ کے معنوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ

(۱) اے مومنو! تم نماز کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرو۔

(۲) اے مومنو تم دعاؤں کے ذریعہ اس کی مدد حاصل کرو۔

(۳) اے مومنو! دین پر استقلال کے ساتھ قائم ہونے کے ذریعہ سے اس کی مدد حاصل کرو۔

(۴) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم اور شفقت کر کے اس کی مدد حاصل کرو۔

(۵) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے حضور استغفار اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کر کے اس کی مدد حاصل کرو۔

(۶) اے مومنو! تم خدا تعالیٰ کے رسولؐ پر درود بھیج کر اس کی مدد حاصل کرو۔

گویا یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی

نصرت اور مدد کے حصول کے ذرائع

ہیں۔ سورۃ فاتحہ میں بتایا گیا تھا کہ تم ایاک نعبد و ایاک نستعین کہا کرو۔ یعنی اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ اب اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ مدد کس طریق سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ فرماتا ہے وہ ذرائع یہ ہیں کہ ایک تو دین کے راستہ میں جو مشکلات اور مصائب پیش آئیں۔ اور جو قربانیاں تمہیں کرنی پڑیں ان سے گھبرایا نہ کرو۔ دوسرے ان امور سے جن سے اللہ تعالیٰ نے تم کو روکا ہے رکے رہو تیسرے وہ قربانیاں جو قرب الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔ ان کو ترک نہ کرو۔ اور ان پر

استقلال اور دوام

اختیار کرو۔ چوتھے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری

قربانیوں کے بہترین نتائج پیدا کرے اور ان کو قبول فرماتے ہوئے تمہیں غلبہ بخشے۔ پانچویں غرباء سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو تا مخلوقِ خدا کو آرام پہنچانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ بھی تم سے خوش ہو۔ چھٹے خدا تعالیٰ سے اپنے قصوروں کی معافی طلب کرتے رہو۔ ساتویں انبیاء پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ ان کے ذریعے سے ہی تم کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی توفیق ملی ہے۔ آٹھویں خدا تعالیٰ کے دین پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کیا کرو۔ نویں عبادت پر مضبوطی سے قائم رہو۔

یہ سب امور

خدا تعالیٰ نے کامیابی کے حصول کے بیان فرمائے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل ہو اس کے لئے ان نو باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ بندے کا صرف اپنے مونہہ سے خدا تعالیٰ کو یہ کہنا کہ الٰہی میری مدد کر کوئی معنے نہیں رکھتا۔ مدد حاصل کرنے کے لئے پہلے ان ذرائع پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جو شخص گھبرا کر مایوس ہو جاتا ہے اور پھر یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کی مدد کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے وہ اس کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے احکام کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے اور ساتھ ہی یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے نازل ہونگے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص قربانیوں سے ہچکچاتا اور خدا تعالیٰ کی عاید کردہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دعا نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طور پر گڑگڑاتا نہیں اور اس کے باوجود اس کی معجزانہ تائید کا امیدوار رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص

دین کے معاملے میں غیرت

سے کام نہیں لیتا اور اس کی ترقی میں ممد نہیں ہوتا وہ دشمنوں کے مقابلہ میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص غرباء اور مساکین پر شفقت نہیں کرتا اور ان کی مشکلات کو دور کرنے میں ہاتھ نہیں بٹاتا وہ اپنی مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ کی تائید حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر درود نہیں بھیجتا ان کے لئے دعائیں نہیں کرتا اور ان کے احسانات کے شکریہ کا احساس اپنے دل میں نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص عبادت اور خدمتِ دین کے لئے اپنی ساری عمر وقف نہیں کرتا وہ قربِ الٰہی کے اعلیٰ مدارج پانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ پھر باوجود ان سب باتوں پر عمل کرنے کے جو شخص یہ محسوس نہیں کرتا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اور اپنے عمل پر اتراتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ لوگ مُنہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین لیکن یہ نہیں جانتے کہ ایاک نستعین کہنے کے ساتھ کن کن باتوں کی ضرورت ہے۔ وہ ڈاکخانہ میں روپے منی آرڈر کرانے کے لئے جاتے ہیں تو منی آرڈر فارم ساتھ لے کر جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب تک منی آرڈر فارم پُر نہیں کیا جائے گا روپیہ پوسٹ نہیں ہو سکتا۔ یا وہ ڈاکخانہ میں خط ڈالنے جاتے ہیں تو اس پر ٹکٹ لگاتے ہیں ورنہ وہ بیرنگ کر دیا جاتا ہے۔ مدرسہ میں داخل ہونے کے وقت وہ فارم پُر کرتے ہیں جو داخلہ کے لئے محکمہ تعلیم کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ امتحان کے لئے یونیورسٹی کا فارم پُر کرتے ہیں اور اس میں ذراسی غلطی ہونے سے بھی ان کا دل دھڑکنے لگ جاتا ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں کام خراب نہ ہو جائے مگر خدا تعالیٰ سے بغیر کوئی فارم پُر کرنے کے اور بغیر کسی شرط پر عمل کرنے کے یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ حضور اپنے ملائکہ کی فوج بھیج کر ہماری مدد کیجئے۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ یہاں بھی ایک فارم کی ضرورت ہے۔ جب تک وہ فارم پُر کر کے اس پر دستخط نہ کئے جائیں اس وقت تک خدا تعالیٰ کی نصرت نازل حال نہیں ہو سکتی اور وہ صبر اور صلوٰۃ کا فارم ہے۔ جب تک صبر اور صلوٰۃ کے فارم پر دستخط نہ کرو گے تب تک خدا تعالیٰ کی مدد تمہیں حاصل نہیں ہو سکے گی۔

انّ اللہ مع الصّٰبرین۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کے لفظ کو اُڑا دیا ہے اور صرف

مع الصّٰبرین کے الفاظ

رکھے ہیں۔ مع المصلّین نہیں فرمایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں صابر کا لفظ اپنے اندر استقلال کے معنے رکھتا ہے اور صابر کا لفظ صرف صبر کا قائم مقام نہیں بلکہ صبر اور صلوٰۃ دونوں کا قائم مقام ہے۔ پس اس کے صرف یہ معنے نہیں کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ صبر و صلوٰۃ دونوں پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے والوں کے ساتھ ہے کیونکہ دعا بھی وہی قبول ہوتی ہے جو استقلال سے کی جائے۔ پس اللہ تعالیٰ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے کے یہ معنے ہیں کہ اگر صبر اور صلوٰۃ کے ذرائع کو استقلال سے استعمال کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

اِس آیت میں ان لوگوں کو نصیحت کی گئی ہے جو کچھ عرصہ تکلیف برداشت کرتے اور یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تو ہماری سُنتا ہی نہیں ہم تو اسے پکار پکار کر تھک گئے۔ اب دعا کرنے کا کیا فائدہ۔ اور بعض لوگوں کو تو اس قدر ٹھوکر لگتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے ہی منکر ہو جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انّ اللہ مع الصّٰبرین کہہ کر بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اسی کو حاصل ہوگی جو مشکلات کے وقت استقامت دکھائیگا اور صبر اور صلوٰۃ کے ذرائع کو استقلال سے استعمال کرتا چلا جائے گا۔۔۔۔۔

اس آیت میں

خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید

ہونے والوں کو اس لئے زندہ کہا گیا ہے کہ اہلِ عرب میں یہ رواج تھا کہ جو لوگ مارے جائیں اور ان کا بدلہ لے لیا جائے ان کے لئے تو وہ احیاء کا لفظ استعمال کرتے تھے اور ان کو زندہ کہتے تھے۔ لیکن جن مقتولوں کا بدلہ نہ لیا جاتا وہ انہیں اموات یعنی مُردے کہا کرتے تھے۔ یہ محاورہ ان میں اس لئے رائج ہوا کہ عربوں میں یہ مشہور تھا کہ جو شخص مارا جائے اور اس کا بدلہ نہ لیا جائے اس کی روح اُلّو کی شکل میں آکر چیختی رہتی ہے اور جب اس کا بدلہ لے لیا جائے تب وہ آرام کرتی ہے۔ اس سے ان میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ جس مقتول کا بدلہ لے لیا جائے وہ زندہ ہوتا ہے اور جس کا بدلہ نہ لیا جائے وہ مُردہ ہوتا ہے۔ چنانچہ انہی معنوں میں ایک شاعر حارث بن حلزہ نے کہا ہے کہ ؎

ان نبشتم ما بین ملحۃ فالصاقب
فیھا الاموات والاحیاءُ
(سبعہ معلقات قصیدہ ۵)

اس میں شاعر فریق مخالف کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ تم بڑے شریف اور معزز ہو مگر ایسا ہرگز نہیں تم ملحہ اور صاقب کے درمیان جہاں ہمارے اور تمہارے درمیان جنگ ہوئی تھی جاؤ اور وہاں قبریں کھود کر دیکھو تو ان میں تمہیں کچھ مُردے دکھائی دیں گے اور کچھ زندہ۔ یعنی تم نے اپنی قوم کے مقتولوں کا بدلہ نہیں لیا۔ اس لئے وہ مُردہ ہیں مگر ہمارے جو آدمی نکلیں گے وہ بزبانِ حال بتاتے جائیں گے کہ وہ زندہ ہیں کیونکہ ان کا بدلہ لے لیا گیا ہے۔ ان میں اس بارہ میں اتنی غیرت تھی کہ اگر کسی مقتول کا بدلہ نہ لیا جاتا تو وہ اسے حد درجہ کی بے غیرتی سمجھتے تھے کیونکہ ان میں یہ روایت چلی آتی تھی کہ جس مقتول کا بدلہ نہ لیا جائے اس کی روح اُلّو بن کر رات دن چیختی رہتی ہے۔ اور جب اس کا بدلہ لے لیا جاتے تب وہ نجات پاتی ہے۔ پس شاعر کہتا ہے کہ تم ہمارے باپ دادوں کی قبریں کھود کر دیکھو اور ان سے پوچھو کہ ان کا بدلہ لے لیا گیا ہے یا نہیں۔ ہم نے ان کی بجائے دشمن قبیلہ کے کئی کئی اشخاص مار دیئے ہیں پس ہمارے باپ دادا مرے نہیں بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اگر ان میں کچھ لوگ مرے ہوئے نظر آئیں تو وہ ہمارے باپ دادا نہیں ہوں گے بلکہ تمہارے باپ دادا ہوں گے غرض جس مقتول کا بدلہ لے لیا جائے اہلِ عرب کے محاورہ کے مطابق وہ زندہ ہوتا ہے۔ اِس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جو مسلمان شہید ہو گئے ہیں تم انہیں مُردہ مت کہو وہ خدا تعالیٰ کے زندہ سپاہی ہیں اور خدا تعالیٰ ان کا ضرور بدلہ لے گا۔ چنانچہ اگر ایک صحابیؓ مارا گیا تو اس کے مقابلہ پر مشرکوں کے پانچ پانچ آدمی مارے گئے اور ہر جنگ میں کفار مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہلاک ہوئے۔ سوائے جنگِ اُحد کے کہ اس میں بہت سے مسلمان مارے گئے تھے مگر اُن کا بدلہ بھی اللہ تعالیٰ نے دوسری جنگوں میں لے لیا۔

دوسرے معنی محاورہ میں

اِس کے یہ ہوتے ہیں کہ جس شخص کا کام جاری رکھنے والے لوگ پیچھے باقی ہوں اس کی نسبت بھی کہتے ہیں۔ ما مات کہ وہ مرا نہیں۔ اور مُردہ اسے کہتے ہیں جو مرے اور اس کا کوئی اچھا اور نیک قائم مقام نہ ہو۔ چنانچہ عبدالملک بادشاہ نے زہری کے ایک مدرسہ کا معائنہ کیا تو اس مدرسہ کے طلباء میں اصمعی بھی تھے جو بہت بڑے مشہور نحوی گزرے ہیں۔ بادشاہ نے اصمعی کا امتحان لیا اور اس سے کوئی سوال پوچھا تو اصمعی نے اس کا نہایت معقول جواب دیا۔ بادشاہ نے اس کا جواب سُنکر خوش ہو کر زہری سے کہا کہ ما مات من خلف مثلک کہ وہ شخص نہیں مرا جس نے ایسے لوگ پیچھے چھوڑے ہوں جیسا کہ تو نے چھوڑے ہیں۔ اس لحاظ سے

اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ یہ لوگ مُردہ نہیں کہلا سکتے کیونکہ جس کام کے لئے انہوں نے جان دی ہے اس کے چلانے والے لوگ موجود ہیں اور ایک کے مرنے پر دو اس کی جگہ لینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ پس ان کے متعلق یہ نہ کہو کہ وہ مُردہ ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اچھے قائم مقام پیدا کر دئے ہیں اور یہ لوگ اپنی تعداد میں پہلے سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔ مُردہ تو وہ ہوتا ہے جس کا بعد میں کوئی اچھا قائم مقام نہ ہو مگر ان کے تو بہت سے قائم مقام پیدا ہو گئے ہیں اور آئندہ بھی ایسا ہی ہو گا کہ ہم ان میں سے ایک ایک کی جگہ کئی کئی قائم مقام پیدا کرتے چلے جائیں گے اور

وہ قوم کبھی مرتی نہیں

جس کے افراد اپنے شہداء کی جگہ لینے چلے جائیں۔ جو قوم اپنے قائم مقام پیدا کرتی چلی جاتی ہے وہ خواہ کتنی بھی چھوٹی ہو اسے کوئی مار نہیں سکتا۔ پس فرماتا ہے کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مسلمان مارے گئے ہیں۔ مسلمان مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ اگر ان میں سے ایک مرتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ اگر جنگِ بدر میں کچھ مسلمان مارے گئے تو اُحد میں اس سے زیادہ کھڑے ہو گئے اُحد میں کچھ تکلیف پہنچی اور کچھ مسلمان مارے گئے تو غزوۂ خندق میں اس سے زیادہ کھڑے ہو گئے۔ اور غزوۂ خندق کے مقابلہ میں فتح مکہ کے موقعہ پر زیادہ لوگ آئے۔ اور اگر فتح مکہ کے موقعہ پر اُنکو کچھ نقصان پہنچا تو جنگِ تبوک میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اس سے کہیں زیادہ تعداد لے گئے۔ غرض ہر قدم پر پہلے سے زیادہ قربانی کرنے والے لوگ ان میں موجود ہوتے تھے۔ اور جو قوم قربانی کے اس مقام پہ پہنچ جاتی ہے اُسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور ایسی قوم وہی ہوتی ہے جسے خدا تعالےٰ خود کھڑا کرتا ہے۔

تیسرے معنے محاورہ میں اس کے یہ ہوتے ہیں کہ وہ

رنج و غم سے آزاد ہیں

یعنی جس کا آخری حال یہ ہوا کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا۔ اسے اگلے جہان میں کیا دُکھ پہنچنا ہے۔ پس چونکہ وہ خوش و خرم ہیں اور اس زندگی سے اعلےٰ زندگی پا چکے ہیں اس لئے ان کو مُردہ نہ کہو کیونکہ موت غم کی حالت پر دلالت کرتی ہے۔ ورنہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد زندگی تو کافر و مومن سب کو ملے گی۔ پس ان کو مُردہ نہ کہنے سے یہ منشاء ہے کہ مُردہ کہنے میں دُکھ کا مفہوم پایا جاتا ہے حالانکہ وہ سُکھ میں ہیں۔ اور ان کو خدا تعالےٰ کی طرف سے انعامات مل رہے ہیں پھر انہیں مُردہ کہنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

چوتھے معنے اس کے یہ ہیں

کہ شہید کو ایک اعلےٰ حیات مرنے کے بعد ہی مل جاتی ہے جبکہ دوسرے لوگوں کو عرصہ تک ایک درمیانی حالت میں رہنا پڑتا ہے۔ بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید تین دن کے اندر اندر زندہ ہو جاتا ہے اور اس کمال کو حاصل کر لیتا ہے جسے دوسرا شخص ایک لمبے عرصہ میں حاصل کرتا ہے۔ پس فرماتا ہے۔ ان لوگوں نے مر کر فوراً وہ زندگی حاصل کر لی ہے جس میں روح کو کمال حاصل ہو جاتا ہے۔ ورنہ عام زندگی میں تو سب لوگ شریک ہوتے ہیں حتیٰ کہ ابوجہل کو بھی وہ زندگی حاصل ہو گئی۔ اگر وہ زندگی اسے حاصل نہیں تو وہ جہنم میں کیسے جائے گا۔ پس زندگی تو مومن اور کافر دونوں کو حاصل ہو گی لیکن شہید چونکہ خدا تعالےٰ کی خاطر اپنی زندگی دے دیتا ہے اس لئے اسے مرنے کے بعد ہی ایک اعلےٰ حیات مل جاتی ہے۔ پھر اس آیت میں

شہید کو زندہ قرار دینے کی

ایک یہ بھی وجہ ہے

کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان دینے میں مومن کو صرف یہی خدشہ ہوتا ہے کہ اگر میں مر گیا تو اعمالِ صالحہ سے محروم رہ جاؤں گا۔ مثلاً ایک شخص کی عمر چالیس سال ہے۔ اگر ساٹھ سال تک وہ اور زندہ رہتا تو اس عرصہ میں وہ اور بہت سی نیکیاں کر سکتا تھا۔ پس موت کے راستہ میں صرف یہی ایک خیال اس کے لئے روک بن سکتا ہے ورنہ اگر وہ صحیح طور پر آخرت کو مقدم کرتا ہے تو کوئی دنیوی خیال اس کے راستہ میں روک بن ہی نہیں سکتا۔ یہی ایک خیال ہے جو اسے جان دینے سے روک سکتا ہے کہ اتنی مدت کی نمازوں، روزوں، جہاد اور تبلیغ سے محروم رہ جاؤں گا۔ اس شبہ کی معقولیت کو اللہ تعالیٰ نے بھی تسلیم کیا ہے اور پھر اس کا جواب بھی دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

لا تقولوا لمن یقتل
فی سبیل اللہ اموات
بل احیاءٌ۔

تم اللہ تعالےٰ کی راہ میں جان دینے والوں کو مُردہ مت کہو وہ مُردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں یعنی

شہید کے اعمال کبھی ختم نہیں ہو سکتے

وہ زندہ ہے اور اس کے اعمال ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں۔ اس نے خدا کے لئے اپنی جان قربان کر دی اور خدا نے نہ چاہا کہ اس کے اعمال ختم ہو جائیں۔ کوئی دن نہیں گزرتا کہ تم نمازیں پڑھو اور ان کا ثواب تمہارے نام لکھا جائے اور شہید ان سے محروم رہے۔ کوئی رمضان نہیں گزرتا کہ تم اس کے روزے رکھو اور ان کا ثواب تمہارے نام لکھا جائے اور شہید اس سے محروم رہے۔ کوئی حج نہیں کہ تم تکلیف اُٹھا کر اس کا ثواب حاصل کرو اور شہید اس ثواب سے محروم رہے۔ غرض وہ لوگ وہی برکتیں حاصل کر رہے ہیں جو تم کر رہے ہو۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے قرب میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں جس طرح تم بڑھتے جا رہے ہو۔ پس اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے فلسفۂ موت و حیات پر نہایت لطیف رنگ میں روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ شہادت کا مقام حاصل کرنے والوں کو دائمی حیات حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جس دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو یزید کی فوجوں نے مارا ہو گا وہ کس قدر خوش ہوئی ہوں گی اور انہوں نے کس مسرّت سے کہا ہو گا کہ لو یہ قصّہ ختم ہو گیا مگر کیا واقعہ میں وہ قصّہ ختم ہو گیا؟ دنیا دیکھ رہی ہے کہ

امام حسین رضؓ آج بھی زندہ ہیں

مگر یزید کو اس وقت بھی مُردہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح جب کوئی شخص اللہ تعالےٰ کے رستہ میں قربان ہوتا ہے تو اس کا خون رائیگاں نہیں جاتا بلکہ اس کی جگہ اللہ تعالےٰ ایک قوم لاتا اور اپنے سلسلہ میں داخل کرتا ہے اسلئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں تم انہیں مُردہ مت کہو کیونکہ وہ زندہ ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان لوگوں کو زندہ اسلئے بھی کہا کہ جب ایک شخص کی جگہ دس کھڑے ہو گئے تو وہ مرا کہاں۔ اور جب وہ مرا نہیں تو اسے مُردہ کہنا کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ پس اللہ تعالےٰ کے مقربین اور اسکی راہ میں شہید ہونے والے کبھی نہیں مرتے۔

(تفسیر سورۃ البقرہ)

دُنیا سے کفر و شرک مٹا کر دکھائیے

دُنیا سے کفر و شرک مٹا کر دکھائیے - بھٹکے ہوؤں کو راہ پہ لا کر دکھائیے
بچھڑے ہوئے دلوں کو ملا کر دکھائیے - اُجڑے ہوئے دیار بسا کر دکھائیے
کانٹے کسی کی رہ میں بچھانا گناہ ہے - کانٹوں کو راستے سے ہٹا کر دکھائیے
اترائیے کبھی نہ کہیں پھوٹ ڈال کر - آپس کے اختلاف مٹا کر دکھائیے
جلتے ہوئے چراغ بجھانا نہیں کمال - بجھتے ہوئے چراغ جلا کر دکھائیے
ہے زندگی وہی جو ہو اوروں کے واسطے - دُکھ درد دوسروں کے مٹا کر دکھائیے
جو کام لے رہا ہے خدا ہم سے آپ بھی - اس میں ہمارا ہاتھ بٹا کر دکھائیے
تشنہ لبوں کو ڈھونڈئیے پھر کر نگر نگر - اور جام اُن کے مُنہ سے لگا کر دکھائیے
ہنستے ہوئے دلوں کو رلانا تو عیب ہے - روتے ہوؤں کو آپ ہنسا کر دکھائیے
کِھلتے ہوئے گلوں کو مسلنا نہیں درست - جو بِن کِھلے ہیں اُن کو کِھلا کر دکھائیے
اپنوں پہ مہر و لطف تو اِک رسمِ عام ہے - غیروں کو آپ اپنا بنا کر دکھائیے
گرتے ہوؤں کو دے کر سہارا اُٹھائیے - مظلوم کی مدد کو بھی آ کر دکھائیے

مانا کہ روٹھتے ہیں ہیں صدیق طاق آپ
روٹھے ہوؤں کو بھی تو منا کر دکھائیے

(محمد صدیق امرتسری۔ سنگاپور)

دعائے خاص کی تحریک

جماعت کا ہر فرد کثرت سے الہامی دعائیں کرنے میں مصروف ہو جائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد گرامی ہے کہ:-

"روزانہ کوئی ایک نماز مقرر کر لی جائے جس میں بالجہر یا دل میں بلند آواز سے امام اور مقتدی اکٹھے یا الگ الگ التزام کے ساتھ دعائیں کریں اور ہماری جماعت کا ہر فرد ان دعاؤں میں حصہ لے تاکہ ہماری متحدہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کریں۔ ان دعاؤں میں خصوصیت کے ساتھ وہ دعائیں مدنظر رکھنی چاہئیں جو اس زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی اور جو مشکلات کو دور کرنے میں کام آسکتی ہیں۔ بے شک اپنی زبان میں بھی دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ اس طرح زیادہ جوش پیدا ہوتا ہے۔ مگر زیادہ زور ان دعاؤں پر دو جو الہامی ہیں ..... مثلاً لڑائی ایک ایسا ابتلا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہوتا ہے۔ پس جب مومن یہ دعا کرے گا۔ ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ تو دوسرے الفاظ میں وہ یہ دعا کرے گا کہ خدایا اس لڑائی کے عذاب کو مجھ سے ہٹا دے واعف عنا اور مجھ سے عفو کر ..... واغفرلنا ... جو کام میں غلط طور پر کر چکا ہوں اس کو تو ڈھانپ ڈال وارحمنا پھر اس کام کے نتیجہ میں مجھ سے جو اور غلطیاں ہوئی ہیں اور جن ترقیات کے حصول میں روک واقع ہو گئی ہے ان غلطیوں کے متعلق بھی مجھ پر رحم کر اور ترقیات کے رستہ میں جو روکیں حائل ہو گئی ہیں ان کو تو اپنے فضل سے دور کر دے انت مولٰنا تو ہمارا مولیٰ ہمارا آقا اور ہمارا مالک ہے آخر ہماری کمزوریاں کسی نہ کسی رنگ میں لوگوں نے تیری طرف ہی منسوب کرنی ہیں لوگوں نے یہی کہنا ہے کہ یہ خدا کی جماعت کہلاتی تھی مگر اسے بھی دکھ پہنچا اور اسے بھی دوسروں کی طرف تکلیف ہوئی۔ پس اے مولا تو ہمارا آقا ہے اور ہم تیرے خادم تو آقا ہونے کے لحاظ سے ہم پر رحم کر کیونکہ ہماری کمزوریاں آخر تیری طرف منسوب ہوں گی اور لوگ ہدایت سے محروم ہو جائیں گے فانصرنا علی القوم الکٰفرین پس اے ہمارے رب ہم کو کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما ..... میں سمجھتا اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے یہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے اور ہماری جماعت کو التزام کے ساتھ یہ دعا مانگتے رہنا چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بعض دعائیں الہام کے ذریعہ بتائی گئی ہیں جن کو یاد رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ ان میں سے دو دعائیں ایسی ہیں جو خاص طور پر اس زمانہ کے لئے ہیں اور وہ یہ ہیں

(۱) رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ..

(۲) یا حفیظ یا عزیز یا رفیق

..... پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ روزانہ کوئی ایک نماز مخصوص کر کے اس میں ان دعاؤں کو کثرت کے ساتھ پڑھا کریں۔ چاہیں تو خاموشی کے ساتھ اور چاہیں تو بلند آواز اسی طرح نماز کے علاوہ جب بھی دعا کا موقعہ ملے یہ دعائیں بار بار مانگی جائیں۔"

(مرتبہ دوست محمد شاہد)

درخواستہائے دعا (۱) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ (منشی قدرت اللہ سنوری)

(۲) میرے چھوٹے بھائی بیمار ہیں۔ (شمس الدین ولد محمد شفیع صاحب کوئٹہ)

(۳) میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوں (محمد ظہیر الدین شاہد لاہور)

احباب کرام ان کے لئے دعا فرما دیں۔

وقت کی اہم ترین ضرورت اتحاد

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

قومی اتفاق ہر جہت سے مبارک اور ضروری چیز ہے جس کے بغیر کوئی ترقی یافتہ قوم بھی زندہ نہیں رہ سکتی مگر جب ملک جنگی صورت حال سے دوچار اور بیرونی دشمنوں کے حملہ کی زد میں ہو تو اتحاد کی اہمیت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت اولین ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ پوری قوم دشمن کے مقابل ایک ناقابل تسخیر قلعہ کی صورت اختیار کر جائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلمانان پاکستان کو اس بنیادی نکتہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اس وقت پاکستان ایسے حالات میں سے گذر رہا ہے کہ ہم کو اپنے وہ تمام اختلافات جو قومی شیرازہ کو بکھیرنے کا موجب ہو سکتے ہیں قطعی طور پر فراموش کر دینے چاہئیں۔ مذہبی امور میں اگر ہمارا آپس میں اختلاف ہو تو یہ بالکل اور چیز ہے اور قومی اتحاد اور چیز ہے ہمیں اس وقت اپنے تمام اختلافات بھلا کر دنیا پر یہ واضح کر دینا چاہیئے کہ مسلمان خواہ کسی قوم اور کسی فرقہ سے تعلق رکھنے والا ہو رئیس ہو یا فقیر، مزدور ہو یا سرمایہ دار دشمن کے مقابلہ میں ایک اور قطعی طور پر ایک ہے اگر پاکستان کی طرف کسی نے نظر بد اٹھائی تو ہمارا ہر مرد، ہر عورت، ہر بچہ اور ہر بوڑھا اپنے آپ کو قربان کر دے گا۔ مگر وہ اپنی آزادی کھونے کے لئے تیار نہیں ہو گا ..... اگر مسلمان بحیثیت قوم یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم مر جائیں گے تو یقیناً انہیں مارنے کی کوئی قوم طاقت نہیں رکھتی ..... اگر مسلمان اپنے اختلافات کو دور کر کے پاکستان کے لئے جان دینے کو تیار ہو جائیں تو میں یقین رکھتا ہوں اور میرا یقین ایک طرف تاریخ پر مبنی ہے۔ جس کا میں نے کافی مطالعہ کیا ہوا ہے اور دوسری طرف قرآن پر مبنی ہے جو میرا خاص مضمون ہے اور اس لحاظ سے اس میں ۱/۱۰۰ غلطی کا بھی امکان نہیں" کہ جیسے اور زبردست حکومتیں ایک لمبے عرصہ تک دنیا پر حکومت کرتی چلی جاتی ہیں اسی طرح پاکستان کے افراد اپنی اولادوں کیلئے ایک لمبا اور شاندار مستقبل قائم کر دینگے (الفضل ۷ نومبر ۱۹۶۲ء)

ایک ضروری اعلان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا انتخاب

۱۔ قائدین مقامی کے انتخابات ۵ ستمبر سے یکم اکتوبر تک ہوں گے۔ نئے عہدیداران بعد منظوری یکم نومبر سے چارج لیں۔

۲۔ ہر وہ خادم جس کی عمر انتخاب کے وقت چالیس سال سے کم ہو وہ قائد کے انتخاب میں حصہ لے سکے گا۔

۳۔ قائدین مجالس نئے انتخابات کا حسب قواعد فوری انتظام کریں۔ لیکن جہاں مکمل ہنگامی حالات کی وجہ سے اجتماع ممکن نہ ہو۔ وہاں انتخاب کو ملتوی کر دیا جائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مختلف مقامات پر تبلیغی جلسے

۳۶۳ E.B ضلع منٹگمری

جماعت احمدیہ ۳۶۳ E.B نے اپنا تبلیغی جلسہ مورخہ ۲۹/۸/۶۵ کو منعقد کیا۔ مکرم ماسٹر جلال الدین صاحب سیکرٹری مال نے صدارت کے فرائض ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم لطیف احمد صاحب شاہد نے کی اور نظم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے درثمین سے پڑھ کر سنائی۔ مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ اوکاڑہ اور مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے تقاریر کیں اور احمدیت کے ذریعہ جو روحانی انقلاب دنیا میں پیدا ہو رہا ہے۔ اس کی تفصیل بیان کی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

دوسرے روز بعد نماز فجر دوسرا اجلاس کیا گیا۔ جس میں مکرم لطیف احمد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ منٹگمری نے تقاریر کیں۔ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو تفصیل سے پیش کیا

ماسٹر غلام رسول جماعت احمدیہ ۳۶۳ ای بی ضلع منٹگمری۔

چک ۲۶۹ E.B ضلع منٹگمری

مورخہ ۲۸/۸/۶۵ بروز ہفتہ کو جماعت احمدیہ چک ۲۶۹ ای بی کے زیر انتظام جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم سے کیا اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اسکے بعد صدر جلسہ مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ تمام مسلمانوں کو سید الانبیاء حضرت پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو معلوم کر کے اسکے مطابق اپنی زندگیوں کو بنانا چاہیئے اس مجلسہ میں مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ منٹگمری اور مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب مربی سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے ایمان افروز واقعات پیش کئے گئے اور مسئلہ جہاد کی اہمیت بتائی گئی۔ اور مجاہدین آزادی کشمیر کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی تحریک کی گئی اور تمام سامعین کو اپنے اخلاق کو سنوارنے اور جذبہ جہاد کو زندہ رکھنے اور اپنے وطن کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہنے کی اپیل کی گئی۔

جلسہ بخیر و خوبی اجتماعی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ الحمد للہ۔

حاجی جلال الدین پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ ۲۶۹ E.B ضلع منٹگمری

۵۵ ٹو-ایل محمود پور ضلع منٹگمری

مورخہ ۲/۹/۶۵ کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ چک ۵۵ ٹو-ایل محمود پور نے جلسہ کیا جس میں احمدی مردوں اور عورتوں کی تعداد کافی تھی۔ تلاوت قرآن کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔ بعدہ صدر جلسہ مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ اوکاڑہ نے تقریباً پون گھنٹہ لیکچر دیا۔

آپ نے تربیت اولاد کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور دوسروں کے لئے اعلیٰ نمونہ پیش کرنے اور اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کے لئے کہا۔

اسکے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے کلام محمود سے چند اشعار پیش کرنے کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے جہاد بالنفس، جہاد بالقرآن جہاد بالمال اور جہاد بالسیف کی تفصیل بیان کی اور تمام احباب کو اپنی اپنی تنظیم کے دائرہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(نصر اللہ خاں پریذیڈنٹ چک ۵۵ ٹو-ایل)

ضلع شیخوپورہ میں تربیتی جلسے

خاکسار اور صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید اور حکیم عبد الرحمٰن صاحب معلم آنبہ نے حسب ذیل گاؤں میں جلسے منعقد کرائے۔ جھنگڑ حاکم والا۔ کیر ازالا۔ دانیوالا حافظ ملنگا۔ مقام کا لیہ۔ آنبہ چک عث جوڑا سکھر۔ یہ جلسے تربیت کے لحاظ سے جماعت کے دوستوں میں ایک نئی روح پیدا کرنے کا م

نتیجہ امتحان نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

نصرت انڈسٹریل سکول کا نتیجہ خدا تعالےٰ کے خاص فضل اور کرم کے ساتھ صد فیصدی رہا ہے۔ اس سال سنگل ڈپلومہ میں ۸ لڑکیوں نے شمولیت کی۔ اور ڈبل ڈپلومہ میں ۴ لڑکیوں اور ایک ٹیچرس نے۔ خدا تعالےٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے ان کے بہتر اور بابرکت ثابت کرے اور یہ طالبات قوم اور ملک کی بے پایاں خدمت کرنے والی ثابت ہوں۔ آمین۔

نمبر شمار	نام طالبات	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۱	ناصرہ اللہ بخش	۲۴۴	I
۲	امۃ الحکیم	۲۳۲	II
۳	راشدہ چراغ دین	۲۳۵	II
۴	سلیمہ بیگم	۲۱۱	I
۵	شمیم اختر	۲۳۷	II
۶	مسرت منیر	۲۳۳	II
۷	ممتاز عصمت	۲۲۵	I
۸	بشریٰ رحمت اللہ	۲۲۷	I

نمبر شمار	نام طالبات	ڈبل ڈپلومہ حاصل کردہ نمبر
۱	مقبول نیّر	۱۲۶
۲	امۃ الرشید نور احمد	۱۲۲
۳	خورشید انجم	۱۱۹
۴	امۃ القیوم	۱۱۵
۵	رشیدہ احمدین	۱۲۳

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

نبراس المومنین کا تازہ ایڈیشن

خاکسار کے تالیف کردہ احادیث کے مفید مجموعہ نبراس المومنین کا تازہ ایڈیشن (دسواں ایڈیشن) بہترین کتابت و تصحیح اور سفید کاغذ پر طبع ہو رہا ہے۔ احباب مکتبۃ الفرقان ربوہ سے محصول ڈاک سمیت کل چالیس ۴۰ پیسے کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرما سکتے ہیں قیمت اکتیس پیسے مقرر ہے۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری)

نصرت انڈسٹریل سکول ۱۵ ستمبر کو کھل رہا ہے

(۱) تعطیلات موسم گرما کے بعد نصرت انڈسٹریل سکول پندرہ ستمبر کو کھل رہا ہے۔ سکول کی تمام طالبات وقت مقررہ پر حاضر ہو جائیں۔ سکول کھلنے کا وقت صبح ۷ سات بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک ہوگا۔ (۲) جن طالبات نے امسال ڈپلومہ امتحان پاس کیا ہے وہ بھی پندرہ ستمبر کو ضرور سکول پہنچ جائیں تاکید ہے۔

ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول
ربوہ

... موجب ہوئے۔

عبد اللطیف شاہ امیر جماعت احمدیہ آنبہ کرمپورہ
بمقام خاص دار برٹن ضلع شیخوپورہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی، دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند احباب، ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن * سٹار ٹمبر کارپوریشن * لائلپور ٹمبر سٹور

۲۵ نیو مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸ — ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور — راجباہ روڈ لائلپور فون ۲۸۰۰

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

ایک قیمتی کتاب
اپنی تحریروں کی رو سے
حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ علیہ السلام
مؤلفہ سید داؤد احمد
تمام اہم علمی اور دینی امور کے بارے میں حضرت اقدس کی تعلیم کے یکجائی مطالعہ کے لئے آپ کی تحریرات سے انتخابات تبلیغی کام میں انسائیکلو پیڈیا کا کام دے گی
صفحات ۲۲۰ قیمت مجلد ۲۰ روپے۔
ملنے کا پتہ:۔ مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ

بہترین مکانات برائے فروخت

محلہ دارالرحمت میں موجودہ طرز رہائش کے عمدہ اور کشادہ مکانات۔ میٹھا پانی و بجلی موجود اور بہترین میٹریل سے تعمیر شدہ پتہ ذیل سے دریافت کریں۔
قریشی محمد صادق معرفت
بابو محمد عبداللہ صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

ہمیشہ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے

اوقات روانگی:۔

سرگودہا تا سیالکوٹ	سیالکوٹ تا سرگودہا
۷ بجے صبح	۷ بجے صبح
۲ بجے بعد دوپہر	۲ بجے بعد دوپہر

ننگو کا تا سیالکوٹ
۸ بجے صبح
۳ بجے دوپہر
(منیجر)

جوڑوں کی پرانی دردیں

"پینز کیور" (Pains Cure) کی صرف چار خوراک (قیمتی -/۱۰) سے دور ہو جاتی ہیں۔ افاقہ پہلی دو خوراکوں (قیمتی -/۳) سے ہی ہو جاتا ہے اور بہت سے لوگوں کے علاوہ
پاکستان میں
ملک سلیم احمد صاحب ناصر بی اے ایل ایل بی ربوہ
بھارت میں
جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان اور
یورپ میں
سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا اپنے ذاتی تجربہ سے "پینز کیور" کی شفائیہ تاثیر کی تصدیق فرما چکے ہیں۔ ڈاکٹر راجہ سعید اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ۔ لاہور۔

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

افرودور!

جرمنی کی ایک نادر دوائی۔

ذہنی پریشانی، کام کرنے کو جی نہ چاہنا۔ ذہنی کھچاؤ، چڑچڑاپن
جلد غصہ آجانا، ذہنی انتشار، جلد تھک جانا
بے حد کمزوری۔ مردانہ بانجھ پن
کے لئے
جرمنی کی بنی افرودور گولیاں بے حد مفید ہیں،
استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک
غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے
۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصولڈاک پندرہ روپے

شفا میڈیکو

سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور فون نمبر ۶۳۶۹۳ ۳۲۱۱

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
کے
نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی زیادہ روشنی کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں۔
اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب کریں

ہمیشہ اچھے
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ کی
آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے (منیجر)

نونہالان جماعت احمدیہ کیلئے
سلسلہ کتب اسلام
منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ
مؤلفہ
چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ
چھٹا ایڈیشن
بفضلہ تعالیٰ شائع ہو گیا ہے
پہلی تین کتابوں کا سیٹ قیمت سوا روپیہ
تاجران کتب کے لئے ۲۵ فیصد کمیشن
ملنے کا پتہ:۔ احمدیہ بک ڈپو ربوہ

مجلۃ الجامعہ
کے
چند (شمارہ) لکھنے والے
مکرم سید محمود احمد ناصر
استاد موازنہ مذاہب جامعہ احمدیہ
مکرم مولوی محمد احمد ثاقب
استاد فقہ و حدیث جامعہ احمدیہ
مکرم ثاقب زیروی
مدیر ہفت روزہ لاہور
مکرم عباد اللہ گیانی
منیجر روزنامہ الفضل
ملنے کا پتہ:۔ جامعہ احمدیہ ربوہ

ھو الشافی
نظام ہضم کی درستی اور طاقت کیلئے سریع التاثیر دوا
تریاق جگر!
(فولاد کا خوش ذائقہ مرکب)
جگر معدہ اور انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے۔ بدہضمی نفخ ریاح۔ پیٹ درد، دائمی قبض کیلئے اکسیر ہے
جسم کو مضبوط اور چہرے کے رنگ کو گلاب کی طرح کر دیتا ہے۔ قیمت ۱۶ خوراک پانچ روپے لمبی بیماری والے اپنی حقیقت لکھیں مفید مشورہ دیا جائے گا
احمدیہ دواخانہ
متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ۔

ہمدرد نسواں (طاقت کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے

پاکستانی فوجوں نے راجستھان میں مونا باؤ کے بھارتی ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا

جموں کے ہوائی اڈہ پر پاکستانی طیاروں کا پہلا حملہ۔ دشمن کے چھ ٹرانسپورٹ طیارے تباہ

پاکستانی فوج بھارت کے اب تک ۲۰۰ ٹینک تباہ کر چکی ہے، دشمن کے تین اور طیارے مار گرائے

راولپنڈی ۱۴ ستمبر۔ پاکستان کی بہادر و جانباز فوجوں نے تمام محاذوں پر بھارتی فوجوں کے حملے پسپا کر دیئے ہیں اور اپنی پوزیشن ہر محاذ پر اور مضبوط بنا لی ہے بہت سے سیکٹروں میں پاکستانی فوجیں دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہیں اور اہم مقامات کو اپنے قبضہ میں لے کر دشمن کو شدید قسم کا جانی و مالی نقصان پہنچا رہی ہیں

سندھ راجستھان کی سرحد پر اب پاکستانی فوجیں سرحد عبور کر کے ہندوستانی علاقے میں کافی دور تک آگے جا چکی ہیں انہوں نے میرپور سے جودھپور جانے والی ریلوے لائن پر بھارتی ریلوے اسٹیشن مونا باؤ پر قبضہ کر لیا ہے کئی دن ہوئے بھارتی فوجیں اس علاقہ پر حملہ کر کے پاکستانی علاقے میں گھس آئی تھیں اور انھوں نے دو چوکیوں پر قبضہ کر لیا تھا لیکن اب پاکستانی افواج کے جوابی حملہ کی تاب نہ لا کر وہ نہایت افراتفری کے عالم میں سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ رہی ہیں اور پاکستانی فوجیں بھارتی علاقہ میں داخل ہو کر ان کا تعاقب کر رہی ہیں اور انہیں شدید جانی و مالی نقصان پہنچا رہی ہیں۔ اس محاذ پر اسلحہ اور گولہ بارود کا ایک بہت بڑا ذخیرہ پاکستانی فوجوں کے ہاتھ آیا ہے۔

قصور کھیم کرن سیکٹر میں بھارتی فوجوں نے کل ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے ایک زوردار حملہ کیا لیکن پاکستان کی توپوں، ٹینک شکن دستوں بکتر بند گاڑیوں اور بمبار طیاروں نے فوراً حرکت میں آ کر ڈٹ کر مقابلہ کیا انھوں نے دشمن کی صفیں الٹ کر رکھ دیں اور ان میں تباہی مچادی اور بے شمار بھارتی فوجیوں کو موت کی نیند سلا دیا اس لڑائی میں دشمن کے تیس ٹینک تباہ ہوئے یا انہیں نقصان پہنچا اور اسے شدید مالی و جانی نقصان پہنچایا گیا

کل پاک فضائیہ کے بمبار طیاروں نے جموں کے ہوائی اڈہ پر پہلی بار حملہ کیا۔ اور وہاں کھڑے ہوئے چھ ٹرانسپورٹ طیاروں کو تباہ کر دیا۔ اور دو ہینگروں کو شدید نقصان پہنچایا یہ طیارے سیالکوٹ جموں کے محاذ پر لڑنے والی فوجوں کو کمک پہنچا رہے تھے۔ کل سیالکوٹ سیکٹر میں بھارتی فوجوں نے آگے بڑھنے کی کئی کوشش کیں لیکن پاکستان کی بہادر فوجوں نے ان کی کچھ پیش نہ جانے دی اور ان کی ہر کوشش کو ناکام بنا کر رکھ دیا پاکستان کی طیارہ شکن توپوں نے دشمن کے دو جہاز مار گرائے ایک اور محاذ پر کل دشمن کا ایک اور جیٹ طیارہ مار گرایا گیا اس طرح کل تین جہاز مار گرائے گئے۔

ہفتہ کی پسپائی کے بعد لاہور سیکٹر میں بھارتی فوجوں کے حوصلے بری طرح پست ہو چکے ہیں۔ پاکستانی افواج نے اس علاقے میں اپنی پوزیشن اور زیادہ مستحکم بنا لی ہے۔ ہفتہ کے بعد سے اس علاقہ میں دشمن ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا سکا ہے دشمن کے مجموعی طور پر اب تک ۲۰۰ ٹینک تباہ ہو چکے ہیں جن میں سے اکثر سیالکوٹ جموں محاذ پر تباہ ہوئے ہیں اس طرح بھارت کے بکتر بند ڈویژن کے ٹینکوں کا ایک بہت بڑا حصہ تباہ کیا جا چکا ہے۔

بھارتی جارحیت کی عالمگیر مذمت پر بھارت میں گھبراہٹ کے آثار

پاکستان کے تمام شہروں میں زندگی معمول کے مطابق رواں دواں ہے

نئی دہلی ۱۴ ستمبر۔ پاکستان اور کشمیر میں بھارت نے جارحانہ حملے کر کے اپنے جن سامراجی عزائم کو بے نقاب کیا ہے دنیا بھر میں اس کی مذمت ہو رہی ہے۔ بیرونی ملکوں کے اخباروں نے بھارتی جارحیت کی مذمت میں اس کثرت سے لکھا ہے کہ بھارتی عوام کا پڑھا لکھا طبقہ گھبرا اٹھا ہے۔ خود بھارت کا بنیہ کو اس صورت حال پر بے حد تشویش ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور امر بھارتی حکومت کے لئے دردِ سر بنا ہوا ہے اور وہ ہے عام ضرورت کی اشیاء کی کمیابی اور گرانی خود بھارت کے دارالحکومت دہلی میں کھانے پینے اور عام ضروریات کی چیزوں کے نرخ بہت بڑھ گئے ہیں جس کی وجہ سے عوام بہت پریشان ہیں برخلاف اس کے لاہور اور پاکستان کے دوسرے شہروں میں سب کام معمول کے مطابق ہو رہا ہے اور زندگی حسب معمول رواں دواں ہے پنجاب یونیورسٹی اور تمام کالج موسمی تعطیلات کے بعد کھل گئے ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو نے لاہور کے متعلق جو خبریں نشر کی ہیں۔ اہل لاہور نے ان خبروں کی مذمت کی ہے۔ تمام شہریوں کا ولولہ اور حوصلہ بلند ہے اور پوری قوم کے اس جذبہ کا آئینہ دار ہے کہ وہ فتح حاصل کر کے ہی رہیں گے۔ ان کا ایک ہی نعرہ ہے کہ "فتح اور ہر قیمت پر فتح"

سکھ فوجیوں سے اہم معلومات حاصل ہوئیں

راولپنڈی۔ ۱۴ ستمبر دوسرے محاذ پر قصور کھیم کرن سیکٹر میں ایک بھارتی لیفٹیننٹ کرنل اننت سنگھ سات دوسرے افسران اور ۲۵۰ ہندوستانی سپاہیوں نے لڑے بغیر ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ اور انہیں گرفتار کر لیا گیا تھا بعد کی اطلاع ہے کہ ان سکھ فوجیوں سے فوجی اہمیت کی معلومات حاصل ہوئی ہیں ان سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سکھوں کو پاکستان سے کوئی دشمنی نہیں اور وہ پاکستان کے خلاف لڑنا نہیں چاہتے۔

جنگ اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک تین نکاتی منصوبہ منظور نہیں کیا جائے گا

کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے اگر ہمیں ایک ہزار سال تک بھی لڑنا پڑا تو ہم لڑیں گے

راولپنڈی ۱۴ ستمبر۔ وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان نے ہم پر جو جنگ ٹھونسی ہے وہ اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک اس بارہ میں پاکستان کی طرف سے پیش کردہ تین نکاتی منصوبہ منظور نہیں کیا جائے گا۔ منصوبے کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا ریاست جموں و کشمیر سے دونوں ملکوں کی فوجیں مکمل طور پر ہٹالی جائیں اور ان کی جگہ ریاست میں افریقی ایشیائی ملکوں کی فوجیں متعین کی جائیں اور پھر تین مہینے کے اندر اندر ریاست میں آزادانہ رائے شماری کرا کے اہل کشمیر کو اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تین نکاتی منصوبہ اٹل ہے اور اس پر کوئی بات چیت نہیں کی جا سکتی۔ آپ نے کہا ہمارا ملک چھوٹا ہے لیکن کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے اگر ہمیں ایک ہزار سال تک بھی لڑنا پڑا تو ہم ایک ہزار سال تک جنگ جاری رکھیں گے۔

دس لاکھ انڈونیشی رضاکار پاکستان آنے کے لئے تیار ہیں۔

کراچی ۱۴ ستمبر۔ پاکستان میں انڈونیشیا کے سفیر نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا پاکستان کے خلاف بھارت کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے دس لاکھ رضاکار دینے کے لئے تیار ہے۔